

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

ستائیکس وال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 26 مارچ 2016ء بروز ہفتہ بطابق 16 جمادی الثانی 1437 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	چیئرمینز کے پیئنل کا اعلان۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	04
4	دعاۓ مغفرت۔	06
5	مشترکہ تحریک التوا نمبر 1 مجانب :مولانا عبدالواسع، انھیئر زمرک خان اچھری،	06
	مولوی معاذ اللہ، محترمہ حسن بانو صاحبہ اور محترمہ شاہدہ روف صاحبہ، ارائیں صوبائی اسمبلی۔	06
6	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	18

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر-----میڈم راحیلہ حمید خان دُرانی

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی-----جناب محمد عظم داوی
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔۔ جناب عبدالرحمن
چیف رپورٹر-----جناب مقبول احمد شاہواني



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 26 مارچ 2016ء بروز ہفتہ بہ طابق 16 جمادی الثانی 1437 ہجری، بوقت شام 04:00 بجھر 50 منٹ پر زیر صدارت میڈم راحیلہ حمید خان ڈرانی، اپسیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم اپسیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَبِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خَشِيعَنَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِأَيْتِ اللَّهِ ثَمَنًا فَلِيَلْأَطْ أُولَئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ طَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤٩﴾ يَا يَاهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا فَعَ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٥٠﴾

﴿پارہ نمبر ۴۹ سورۃ ال عمران آیات نمبر ۱۹۹ اور ۲۰۰﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اور کتاب والوں میں بعضے وہ بھی ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور جو اُتراتھماڑی طرف اور جو اُتراءُ ان کی طرف ، عاجزی کرتے ہیں اللہ کے آگے نہیں خریدتے اللہ کی آیتوں پر مول تھوڑا بھی ہیں جن کے لئے مزدوری ہے ان رب کے ہاں بیٹک اللہ جلد لیتا ہے حساب۔ اے ایمان والوں صبر کرو اور مقابلہ میں مضبوط رہو اور لگے رہو اور ڈر تے رہو اللہ سے تاکہ تم اپنی مراد کو پہنچو۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

میڈم اسپیکر: جزاک اللہ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹریہ ۱۹۷۳ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت رواں اجلاس کیلئے حسب ذیل ارائیں اسمبلی کو پہلی آف چیئرمین کیلئے نامزد کرتی ہوں:

- ۱۔ محترمہ یا سیمین اہڑی صاحب۔
 - ۲۔ جناب منظور خان کا گڑھ صاحب۔
 - ۳۔ انجینئر زمرک خان اچنڑی صاحب۔
 - ۴۔ سید محمد رضا صاحب۔
- سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواشیں پڑھیں۔

جناب محمد عظم داوی (سیکرٹری اسمبلی): نواب جنکیز خان مری صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کراچی جانے کی بنا مورخہ 26 مارچ 2016ء تا اختتام سیشن اسمبلی کی نشتوں میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)
سیکرٹری اسمبلی: سردار محمد اسلم بن جو صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کوئٹہ سے باہر جانے کی بنا آج 26 مارچ 2016ء تا یکم اپریل 2016ء کی نشتوں میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)
سیکرٹری اسمبلی: سردار سرفراز چاکرڈوکی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کوئٹہ سے باہر جانے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)
سیکرٹری اسمبلی: جناب رحمت صالح بلوچ صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف سرکاری دورے پر لوار الائی جانے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)
سیکرٹری اسمبلی: حاجی محمد خان لہڑی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف اپنے حلقة انتخاب کے دورے پر جانے کی باعث آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)
سیکرٹری اسمبلی: میر خالد لانگو صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کراچی جانے کی وجہ سے آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسیبلی: میر جان محمد خان جمالی صاحب نے بھی مصروفیات کی بنا آج مورخہ 26 مارچ 2016ء تا 14 اپریل 2016ء کی نشتوں سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی) سیکرٹری اسیبلی: جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب بھی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی) سیکرٹری اسیبلی: منظور احمد خان کا کڑ صاحب نے بھی مصروفیات کی بنا آج مورخہ 26 مارچ اور 29 مارچ 2016ء کی نشتوں سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی) سیکرٹری اسیبلی: پرس احمد علی احمد زئی صاحب نے ملک سے باہر جانے کی بنا آج مورخہ 26 مارچ 2016ء تا اختتام اجلاس رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی) سیکرٹری اسیبلی: مفتی گلاب خان نے اپنے حلقة انتخاب کے دورے پر جانے کی باعث آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی) سیکرٹری اسیبلی: میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے ملک سے باہر جانے کی بنا آج 26 مارچ 2016ء تا کیم اپریل 2016ء کی نشتوں سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی) سیکرٹری اسیبلی: شیخ جعفر خان مندو خیل صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف بھی مصروفیات کی وجہ سے آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی) سیکرٹری اسیبلی: نوابزادہ طارق مگسی صاحب نے بھی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت کی درخواست گزاری ہے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)

میر سرفراز احمد گنڈی۔ میڈم صاحب! گزارش ہے کہ سردار محمد ناصر صاحب کے والد گرامی وفات پا گئے ہیں اگر ان کی مغفرت کیلئے ڈعا فرمائیں۔

(اس مرحلے پر سردار محمد ناصر صاحب کے والد کے ایصال ثواب کے لئے دعا مغفرت کی گئی)

میڈم اسپیکر: مولانا عبدالواسع صاحب نے تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے۔ لہذا وہ اپنی تحریک التوا نمبر 1 پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں اسمبلی قواعد و انصباط کا رجسٹر ۱۹۷۸ء کے قاعدہ نمبر ۷ کے تحت ذیل تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ خفیہ ایجنسی کے الہکاروں نے بلوچستان کے علاقے سراوان سے بھارتی خفیہ ایجنسی ”را“ کے آفیسر کو گرفتار کیا ہے (خبری تراشہ مسلک ہے) جو اس بات کا ثبوت ہے کہ بلوچستان میں دہشت گردی پھیلانے میں اور حالات خراب کرنے میں بھارت برادرست ملوث ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لا یا جائے۔

میڈم اسپیکر: تحریک التوا نمبر 1 پیش ہوئی۔ کیا محکم اپنی تحریک التوا کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

مولانا عبدالواسع: میڈم اسپیکر! اخبارات میں آپ نے خود دیکھا کہ ہمارے ملک کے اندر اور بلوچستان میں را کا ایک حاضر سروں نیوں آفیسر جسکو 2022ء میں ریٹائر ہونا ہے۔ اور بھارت نے بھی اس بات کو تسلیم کر لیا ہے یہ ہمارا آفیسر ہے اور فرقہ صرف اس بات کا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ یہ ریٹائر ہو چکا ہے۔ اور قبل از وقت اور ہمارے حساب کتاب کے مطابق یہ 2022ء کو ریٹائر ہونا ہے۔ میڈم اسپیکر صاحب! آفیسر تو گرفتار ہو گیا اور ڈینیا کے سامنے آ گیا۔ لیکن اب ہم نے اس بات پر غور کرنا ہے اور اسمبلی میں اس بات پر بحث کرنی ہے اور ان تمام حقائق کو سامنے لانے کے لئے کہ ہمارے ملک کے اندر یہ حالات جو پیدا ہو گئے جو کہ ہماری سر زمین پاکستان اور خاص کر بلوچستان کے اندر جو 11/9 کے بعد اب تک جو یہاں دہشت گردی کا ایک عالم ہے جو خون خرابی ہوتے ہیں جو لوگوں کے گھر تباہ ہو گئے ہیں ہمارے قومی تنشیبات تباہ ہو گئے۔ ہمارے ٹاورز اڑائے جا رہے ہیں ہمارے لوگ قتل ہو رہے ہیں ٹارگٹ ہو رہے ہیں اور انہوں نے تباہ وغیرہ۔ یہ تمام واقعات، اس سے پہلے بہت سی سیاسی جماعتوں نے اور سیاسی زعماء نے اور بہت سے قائدین نے ان باتوں کی طرف اشارہ بلکہ ان باتوں پر بات کی کہ پاکستان کے اندر مداخلت ہو رہی ہے اور اس مداخلت کو روکنے کے کئی اسباب ہیں میڈم اسپیکر صاحب! ہمارے ملک کے اندر اگر دیکھا جائے 11/9 سے پہلے حالات کو دیکھا جائے اور 11/9 کے بعد کے حالات کا، ہم کو اس بات کا جائزہ لینا

چاہیے۔ آج اور یہ معزز ہاؤس اور صوبائی اسمبلی ہمارے ادارے ہمارے ملک کے اندر یہ مداخلت کب سے شروع ہوئی۔ 9/11 سے پہلے ہمارے بلوچستان اور پورا پاکستان خیبر پختونخوا اور دوسرے علاقوں میں مداخلت کے شروع ہوئی۔ لیکن 9/11 کے بعد جب ہم بین الاقوامی یگم کا حصہ بنے۔ جب ہم نے دوسروں کی جنگ کو اپنی جنگ قرار دی اس کے بعد حکمت عملی اور روشن خیالی ان باتوں کی بنیاد پر ہمارے ملک کے اندر مداخلتیں شروع ہو گئیں اور ہم دنیا کے سامنے یہی حکمت عملی کی وجہ سے دنیا کے سامنے اپنا کیس پیش کر سکتے ہیں اور دنیا ہمارے اوپر اتنی حملہ آور ہو گئی ہے کہ اپنے ملک کے اندر جنتے بھی واقعات ہوتے ہیں یعنی افغانستان ایک کمزور ملک ہے وہ بھی ہمارے ہر معاملے پر ہماری گرفت کرتے ہیں اور ہماری جواب طلبی کرتے ہیں اور ہم سے یہ جواب مانگتے ہیں کہ پاکستان ہمارے ملک کے اندر مداخلت کرتا ہے۔ اور انڈیا تو بہت مستقیم کے ساتھ، وہاں اُس کی ایک ارب آبادی ہے وہاں مختلف تنظیموں موجود ہیں۔ علیحدگی پسند تنظیموں ہیں۔ وہاں مختلف قومیں موجود ہیں مختلف مذاہب موجود ہیں۔ اور ان کے درمیان انہائی شدید اختلافات موجود ہیں۔ وہاں ملک تواریخے والی تنظیموں موجود ہیں۔ لیکن وہاں چھوٹا سے چھوٹا واقعہ ہو جاتا ہے تو ہندوستان دنیا کے سامنے ایک ایسے انداز میں کیس پیش کرتا ہے کہ یہ سب کچھ پاکستان کر رہا ہے لیکن جب وہاں سے ایک آواز اٹھ جاتی ہے، انڈیا جب بھی الزام لگاتا ہے تو ہمارے لوگ ادھر کا نیتے رہتے ہیں اور اپنے لوگ اپنے ملک کے اندر ان تنظیموں پر جو کہ ملک کے وفادار اور اس حکومت کے وفادار اور اس حکومت کی تنظیموں ہیں ان پر ہاتھ ڈالنا شروع کر دیتے ہیں اور یہاں ملک کے ان اداروں پر ہاتھ ڈالنا شروع کر دیا جاتا ہے جو کہ مدارس ہیں مذہبی تنظیموں ہیں جو اس ملک کی دفاع کی جنگ پہلے بھی لڑ کچے ہیں۔ ابھی اس ملک کی بقا اور سالمیت کیلئے جنگ لڑ رہے ہیں لیکن کیونکہ ہندوستان کی خواہش یہی ہے کہ ایک مذہبی ملک ایک اسلام کے نام پر آزاد شدہ ملک اپنی قرارداد مقاصد پر عمل پیرانہ ہو جائے اور اسی وجہ سے جب بھی وہاں کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو پاکستان پر الزام لگاتے ہیں۔ اور پاکستان فوری طور پر شہرخیوں سے بیان دیتا ہے کہ ہم مذہبی کر تے ہیں اور ہم دشمنوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہم مذہبی تنظیموں پر پابندی لگانا چاہتے ہیں۔ ہم مدارس پر پابندی لگانا چاہتے ہیں۔ اور ہم اس کے اتنے فلاں کریں گے۔ تو اسی بنیاد پر ان کے صرف الزام کی بنیاد پر۔ اور وہ اتنے مؤثر انداز میں دنیا کے سامنے اپنا کیس پیش کرتے ہیں کہ ہم گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ لیکن میڈم اسپیکر صاحب! آج میں اس ہاؤس کے سامنے اور اس تحریک کے حوالے سے مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج ایک واضح مداخلت، ایک حاضر سروں آفیسر ”را“ کے باقاعدہ ایک حاضر سروں آفیسر ہمارے ملک کے اندر تحریک کاری کی غرض سے اور رنگے ہاتھوں کپڑا گیا۔ لیکن ایک آفیسر کپڑا گیا اور ہمارے سامنے آ گیا۔ پتہ نہیں کتنے آفیسر اور کتنے لوگ ہمارے

حکومتی اداروں کو ہمارے لوگوں کو پہلے سے بھی معلوم لیکن پتہ نہیں کس حکمت کی بنیاد پر ہمارے سامنے نہیں آ جاتے تھے۔ تو میڈم اپیکر صاحب آج میں اس ہاؤس کے سامنے اور ہم حکومت پاکستان سے یہی مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم اپنی حکومت اور اپنی مرکزی حکومت سے کہ بلوچستان کے اندر دس، پندرہ سال سے خون خراب جو ہو رہا ہے یہ اپنی مداخلتوں کی وجہ سے ہے۔ ورنہ ہمارے اندر کوئی دہشتگرد نہیں ہے نہ یہاں کوئی بلوچ دہشتگرد ہے نہ یہاں کوئی پشتوں دہشتگرد ہے نہ یہاں کوئی طالب نہ مدرسہ دہشتگرد ہے نہ کوئی دہشتگردی کا اڈہ ہے۔ بلکہ انہی مداخلت کی وجہ سے اگر ہمارے لوگوں کو انہوں نے کبھی بھی استعمال کیا ہوا ہے۔ تو انہی کی وجہ سے اور یہ صرف اور صرف اس بنیاد پر کہ ہم دوسروں کی جنگ میں دخیل ہو گئے ہیں۔ اور دوسروں کی جنگ کو ہم نے اپنے سر پر لے لیا ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے ملک کے اندر اس قسم کے اقدامات اور ہم ان سرپرستوں کی جو سرپرستی کر رہے ہیں جو کہ امریکہ ہے انہی کی وجہ سے ہم اپنا کیس بھی دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔ ہم اپنے آپ کو دنیا کے سامنے ایک دہشتگرد ملک بھی، کیونکہ ہم کیس نہیں لڑ سکتے۔ اور ہمارے اوپر جو دہشتگردی کا وہ ہوتے ہیں۔ وہ بھی امریکہ کی وجہ سے ہم دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔ لہذا میڈم اپیکر صاحبہ! اللہ کا فرمان ہے۔ کہ آپ ان کو دوست مت بناؤ۔ یہود اور نصاریٰ اور جتنے بھی بے دین لا دین قوتیں ہیں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ یہ آپ کے کبھی بھی دوست نہیں بن سکتے۔ بلکہ وہ خود اپنے درمیان میں جتنے بھی ان کے درمیان اختلافات ہیں۔ لیکن ان اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر آپ کے مقابلے میں مسلمانوں کے مقابلے میں وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اگر ان کے درمیان اختلافات یہاں تک ہیں۔ جیسے، یہود کہا کرتے تھے کہ نصاریٰ کوئی چیز نہیں ہیں۔ نصاریٰ کہا کرتے تھے کہ یہود کوئی چیز نہیں ہیں۔ لیکن ہمارے مسلمان اور مسلم امت کے مقابلے میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ جتنے بھی مسلمان کے مقابلے میں جتنے بھی کفار ہیں یہ میں ترقی یافتہ دیکھنا چاہتے ہیں نہ مسلمان کو آزاد زندگی گزارنے کیلئے وہ موقع فراہم کرنا چاہتے ہیں۔ نہ مسلمان کو وہ اپنے ملک کے اندر سکون سے زندگی گزارنے دیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ واقعہ جو ہوا ہے اور یہ ہمارے ملک کے اندر یہ باقاعدہ جو رنگ ہاتھوں پکڑ گیا ہے۔ تو میری ایک گزارش اور میرا خدشہ یہ ہے کہ یہ جو ”را“ کا ایجنت پکڑا گیا ہے، یہ ہمارے ملک کے اندر دوسرا رینڈ ڈیوس نہ بن جائے۔ اور دوسرا وہ اس قسم کے وہ رینڈ ڈیوس والا معاملہ بھی اسی طرح سامنے آ گیا، اور اسی طرح ہمارے چینز پر ہمارے تمام اخبارات میں لیکن پھر امریکہ کا جو ہمارے اوپر دباو آ گیا تو اسی وجہ سے وہ پھر رفع دفع ہو گیا ختم ہو گیا۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ پاکستان اپنے ملک کی بقا اور سالمیت کے لئے حکومت پاکستان دنیا کے سامنے ایک مؤثر انداز میں یہ کیس پیش کرے۔ اور اس کے پس پر وہ جو حقائق ہیں وہاں ہمسایہ ممالک ہمارے ساتھ تھے جن ممالک کی طرف سے

ہمارے ملک کے اندر یہ داخل ہو گئے۔ تو ٹھوں باتوں کی بنیاد پر ان سے رابطہ کیا جائے اور اس معاملے کو ایک یہاں تک پہنچا دیا جائے، کہ یہ بھارت جو ہمارے اوپر دھنشکر دی کے الزامات لگاتے ہیں ہمارے اوپر جو ہمارے ملک کے اندر ایک دوسرے کو دست گریبان کرنا چاہتے ہیں اس کو ختم کرنے کیلئے بلکہ میں سمجھتا ہوں میڈم اسپیکر صاحبہ! کہ مجھے بہت زیادہ افسوس ہے کہ یہ معاملہ کیونکہ یہ جو بین الاقوامی اتحاد ہے جو ہمارے ملک کے اندر جو امر یہ کہ اور اس کے اتحادی آئے ہیں تو یہ سب کچھ انہی کا نتیجہ شاخصانہ ہے۔ لہذا اس جنگ سے ہم نے آج دو لوگ انداز میں علیحدگی اختیار کرنی چاہیے۔ اور ہم نے اپنے ملک کی بقا اور سالمیت کے بغیر کسی بھی حوالے سے ہم نے نہ کسی کا لاحاظہ رکھنا ہے، اور نہ کسی کے ساتھ کمپرومائی کرنا ہے۔ اور میڈم اسپیکر! اپنے خفیہ اداروں اپنے سیکورٹی کے جو ادارے ہیں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ کاروائی کر کے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کیس اور یہ معاملہ اگر آگے بڑھایا جائے اور اس میں اور بہتری لانے کیلئے کوشش کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ آفسریہ اس طرح ایسے ویسے نہیں آیا ہے جیسے کہ قومی ایکشن پلان میں انہوں نے سہولت کاروں کی اب میں سمجھتا ہوں کہ کوئی مذہب کا نام لیکر کے کوئی دھنشکر دی کر کے، تو پھر جا کے مدرسوں پر کیا حشر ہو جاتا ہے، پھر وہاں جا کے مدرسوں پر پکڑ دھکڑا شروع ہو جاتی ہے۔ پھر کوئی مودی کے پنکے کو اٹھا کر کے چھانی پر چڑھا دیتا ہے۔ لیکن وہ ان کے قریب ہو یا نہ ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ انٹریا یہ ان کے جو سہولت کار ہیں ان کو سہولت دینے والے جو لوگ ہیں اور یہاں تک لانے کیلئے اور یہ آج تو نہیں آیا ہے ظاہر بات ہے جو دس پندرہ سال سے جو کچھ ہور ہاتھا ہمارے وزیر داخلہ صاحب ادھر فلور پر کئی دفعہ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بلوچستان کے اندر ”را“ کی مداخلت موجود ہے۔ لیکن آج ان کی بات کو ثابت کرنے کیلئے ثبوت کے طور پر یہ آگئی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی آوازو یہ لوگ نہیں سنتے ہیں لیکن اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت ہمارے ادارے ہماری سیکورٹی تحفظ اور ہمارے حکومتی وہ ادارے جو فیصلے کرنے والے لوگ ہیں ان کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے۔ اور اپنی ملک کی بقا اور سالمیت کو یقینی بنایا جائے۔ اور یہ میری گزارش ہے اور یہی درخواست ہے تمام اراکین کہ یہ دو گھنٹے بحث کیلئے منظور کیا جائے تاکہ تمام ہاؤس کی اس پر رائے آجائے۔ اور اسکی بنیاد پر ہم مرکزی حکومت کو اپنی تشویش اور مشکل اور ہمارے ملک کے اندر جو صورتحال اور بلوچستان کے اندر جو صورتحال ہے یہ ان کے سامنے آجائے۔ اور ایک میری وزیر داخلہ صاحب سے حکومت بلوچستان سے یہی گزارش ہے کہ اس سلسلے میں جو ہم بتیں سنتے ہیں۔ فٹ پاٹھوں پر، بازاروں میں تو بہتر یہ ہو گا کہ ارکان پالیمان کو صوبائی اسمبلی کے ارکان کو ایک ان کیسرہ سیشن تیار کر کے ان کو بریفنگ دی جائے تاکہ ہر کن اسمبلی کو اپنے صوبے کے حالات اور اپنے دشمنوں کے حالات، اپنے صوبے کے اندر جو تحریک کاری جو بھی صورتحال ہے ان کو معلوم ہوتا کیونکہ ان کے

تدارک کیلئے ہمہ وقت وہ تیار ہوں گے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

میڈم اسپیکر: بگٹی صاحب! آپ کچھ کہیں گے۔

میر سرفراز احمد بگٹی (وزیر داخلہ و قائمی امور و جمل خانہ جات): میڈم اسپیکر صاحب! میں اس تحریک التوا کو بڑا امپارٹمنٹ سمجھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس جیسے اہم ایشونو یہ قومی نویعت کا ہے from the day first ہمارا ایک point of view تھا کہ ”را“ کی involvement ہے بلوچستان کے حالات خراب کرنے میں اور یہ جو so ہیں، ان کی سپورٹ میں اور کراچی کے اندر اس ہال نے بہت دفعہ resolutions بھی پاس کیے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو approve کیا جائے تاکہ ہم اس پر سیر حاصل گنتگتو اور بحث کر سکیں اور جو امنتریشنل کمیونٹی ہے یا جو نیشنل یول پر جو فیڈرل گورنمنٹ ہے اُس کو یقین دلا سکیں کہ ہم بڑے کنسنر ہیں ایسے معاملات میں کہ اگر کوئی باہر کا ”را“ کا سرو نگ آفیسر آ کے بلوچستان میں آپریٹ کرتا ہے۔ خدا نخواستہ پاکستان کی جغرافیائی یا نظریاتی سرحدوں کو چھیڑتا ہے یا اُس کو خراب کرنا چاہتا ہے یا spoil کرنا چاہتا ہے۔ تو میں مولا نا صاحب کی تحریک التوا کو سپورٹ کرتا ہوں۔ میڈم اسپیکر! اور دوسرا جوان کی ایک تجویز تھی میں پہلے دن سے کہہ رہا ہوں اس سیشن کے دوران انشاء اللہ آپ کے ساتھ اور سی ایم صاحب جب آ جائیں تو میری بات ہو گئی ہے وہاں پر آئی جی ایف سی صاحب سے اور باقی کنسنر لوگوں سے جنہوں نے بریفنگ ہمیں دینی ہے ان کے ہمراہ آئی جی پولیس ہے۔ تو وہ ہم ایک دن طے کر لیں گے آپکی مشاورت سے، وہ انشاء اللہ پورے ہاؤس کو ہم in-camera briefing کر دیں گے، پورے بلوچستان کی

Thank you Madam Speaker کے بارے میں۔

میڈم اسپیکر: شکریہ۔ آیا اس تحریک التوا کو مورخہ 29 مارچ 2016ء بروز منگل کے اجلاس میں دو گھنٹے بحث کیلئے منظور کیا جائے؟ جوارا کیمن اس تحریک کو بحث کیلئے منظور کرنے کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑے کریں۔ تحریک التوانہر 1 کو اسمبلی، قاعدہ نمبر (2) 72 کے تحت مطلوبہ ارکین کی حمایت حاصل ہوتی ہے۔ لہذا اس تحریک کو باضابطہ قرار دیا جاتا ہے اور منگل کے روز دو گھنٹے بحث کیلئے منظور کیا جاتا ہے۔

محترمہ شاہدہ رووف: point of order اسپیکر صاحب۔ کیونکہ آگے کارروائی اتنی نہیں ہے وہ تھوڑا ایک سرکاری کارروائی ہے۔ میں چاہو گی کہ آپ کی توجہ ایک اور مسئلے کی طرف مبذول کراؤں۔ سب سے پہلے تو میں خراج تھیں پیش کر دیں گے بلوچستان حکومت کو اور اس کے اندر جتنی بھی فورسز کام کر رہی ہیں جیسا کہ مولا نا صاحب نے بھی فرمایا کہ ”را“ کا ایجنسٹ جس طرح سے کارروائی کر کے وہ پکڑا گیا اور یہ چیز دنیا کے سامنے لاٹی گئی اور اپنے موقف

کی ایک طرح سے تائید ہوئی کہ واقعہ ہی بیرونی مداخلت ہے۔ اس کے علاوہ میں نے فور سز کو خراج تحسین پیش کیا۔

میڈم اپسیکر: محترمہ اور آپ دو گھنٹے بحث میں کر دیجئے گا۔

محترمہ شاہدہ روف: لیکن میں ایک اور اہم پاؤنٹ آف ویاپنا پیش کرنا چاہتی ہوں۔ اس سے پہلے ایک اور اہم واقعہ پیش آیا ہمارے صوبے میں جو گورنر چناب سلمان تاثیر کے بیٹھے کا تھا۔ شہباز تاثیر کی بازیابی کا میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جس دن وہ خبر چلتی ہے اور ہم تک پہنچتی ہے تو حکومت بلوجستان کے ترجمان کی طرف سے یہ بیان جاری ہوتا ہے کہ فور سز نے کارروائی کر کے اس کو بازیاب کروایا ہے لیکن یہ خبر کہاں تک حقیقت پرمنی تھی اس کا پھر ہمیں ایسے پتہ چلتا ہے کہ یہ خبر جب چلتی ہے اور اس کے بعد وفاقی سطح پر ایک انکواڑی کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جس میں ہمارے آئی جی پولیس وہاں بیان ریکارڈ کرتا ہے باقی لوگ بھی جاتے ہیں اپنے بیانات ریکارڈ کراتے ہیں اور بعد میں میڈیا کے through ہم تک یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس قسم کی کوئی بھی بات نہیں ہوئی تھی یعنی کارروائی کے بعد ان کی بازیابی نہیں ہوئی ہے وہ کیسے ہوا ہے وہ تو میرے خیال میں ہوم منسٹر ہمیں زیادہ بہتر بتاسکیں گے۔ لیکن یہاں جس چیز کی میں نشاندہی کروں گی کہ ایسے موقعوں پر اتنے غیر ذمہ دارانہ بیان دینا جس سے آپ کی قومی سطح اور بین الاقوامی سطح پر بھی جگ ہنسائی ہو۔ یہاں یہ ضروری ہے کہ حکومت کی طرف سے تردید آئے کہ وہ بیان جو تھا وہ ان کا نہیں تھا ایسا کچھ نہیں ہوا۔ اگر نہیں ہوا تو یہ still اس پر میری انفارمیشن کے مطابق کوئی بھی کارروائی کے نتیجے میں وہ بندہ بازیاب نہیں ہوا ہے۔ تو یہاں میں کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ ہمارے ہاں کونسا کتنا courage رکھتے ہیں کہ وہ اس قسم کی چیز سامنے لے کے آئیں گے۔ یہاں اس قسم کی اگر negligence ہوئی ہے۔ اور ambiguity create کی گئی ہے تو مغدرت کیجاۓ اس سلسلے میں کہ واقعی ایسا ہوا ہے اور حقائق عوام کے سامنے لائے جائیں۔

میڈم اپسیکر: پاؤنٹ آگیا آپ کا شکر یہ۔ جی سپوژمی صاحبہ۔

محترمہ سپوژمی اچجزی: میڈم اپسیکر! میں سیکورٹی ادارے کے حوالے سے یا ایف سی کے حوالے سے یہ جو کینٹ میں ہیں، چیک پوسٹ ہیں اسکے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ اپسیکر صاحبہ! اس طرح ہے کہ میں کینٹ میں رہتی ہوں وہاں کاربینیٹری نیشنل کارڈ بھی میرے پاس ہے۔ اور ایم پی اے جو میرا اپنا وی آئی پی کارڈ ہے وہ بھی میرے پاس ہے۔ لیکن کینٹ میں اثری کیلئے پھر بھی اسکی مشکلات مجھے ہوتی ہیں۔ اب صرف جیسے میں کارڈ ایم پی اے کا میں دکھادیتی ہوں وہ دیکھ لیتے ہیں کہتے ہیں ”کجی اچھا! اس کے اوپر لکھا ہوا ہے ایم پی اے لیکن اس میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ آپ کینٹ میں رہتی ہیں؟“ یعنی مطلب اگر وہ عوامی نمائندے یا ایم پی ایز کے ساتھ انکا یہ رویہ ہے تو civilians کے ساتھ تو میڈم اپسیکر! آپ نہیں پوچھیں۔ لوگوں نے اُس طرف آنا ہی چھوڑ دیا ہے کینٹ کے اندر۔ تو

جو بھی کارڈ ہم انکو دکھاتے ہیں تو کہتے ہیں ”کہ گاڑی کا اسٹیکر نہیں ہے۔ اگر گاڑی کا اسٹیکر ہے تو آپکے پاس کارڈ نہیں ہے، تو آپکے اور اس فلور کے توسط سے میڈم اسپیکر! کہ ان تک یہ پیغام آپ پہنچادیں یا کچھ اس طرح کریں۔ میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے آپکی بات well-taken。 ہم لوگ رابطہ کریں گے ان سے اور اس معاملے میں انکو ملا کیجئے کہ یہ جو پروتیج ہے انکا وہ کس حد تک میراث پر ہے اور کس طرح سے ہم اسکو address کر سکتے ہیں، آپکی مشکلات، عوام کی مشکلات۔ پہلے بھی کافی جو بلوچستان کے بلکہ کوئی کے رہائشی ہیں انکو یہ مشکلات ہیں۔ تو اس پر جو بھی concerned department ہے، اسکو بولا کے چیزیں ان سے بات کریں گے۔ thank you

سید محمد رضا: میڈم اسپیکر۔

میڈم اسپیکر: جی سید رضا صاحب۔

سید محمد رضا: میڈم اسپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحيم، thank you ایسا ہے کہ میں بروئی روڈ جو کہ مغربی بائی پاس تک جاتی ہے اس کے right hand پر وہ من یونیورسٹی ہے اور اس کے بالکل سامنے صرف ایک چوڑی سڑک ہے جو کہ پانچ لاکھ کی آبادی کو مین روڈ سے ملاتی ہے اب سننے میں یہ آیا ہے کہ سڑک کے دونوں جانب چوٹکے ایک ہی عمارت ہے تو سڑک کو بند کر کے کوئی آ لٹرنیٹ کی بات ہو رہی ہے ہزارہ ٹاؤن میں سڑکیں پہلے سے تنگ ہیں صرف لے دے کے یہی ایک سڑک تھی جو کہ چالس فٹ چھوڑی تھی اور سکول کے کے بہانے تجاوزات کر کے اس کو چھپیں فٹ تک رہنے دیا گیا یا پندرہ فٹ عمارت کے اندر پہلے سے ہی چلی گئی ہے یہ جگہ اب اگر اس روڈ کو بند کر دیا جاتا ہے تو پانچ لاکھ کی آبادی جس میں ہر طبقے ہر قوم ہر بولی بولنے والے لوگ شامل ہیں کل ایک وفد آیا تھا میرے پاس جس میں ریلوے ہاؤس نگ سوسائٹی والے بھی تھے کہ مکشل ایسا ہے اُنکی روڈ کے either side of the road اگر یہ روڈ بند کر دی جاتی ہے اور کہیں اور سے گھما کر ان کو آ لٹرنیٹ روڈ دی جاتی ہے تو مبادا کرنے والے کوئی ٹرک جاسکتی ہے نہ کوئی ہیوی گاڑی جاسکتی ہے۔ اس لئے بہت پریشانی تھی انکو بہت زیادہ تشویشاں کی تھی اس کی پلیز انکو اری کرائی جائے کہ اگر ایسا ہے تو وہ کس کے کہنے پر ہے اور قانون کے مطابق یہ ہے کہ اگر بارہ سال کوئی سڑک زیر استعمال ہے تو اسکو بند نہیں کیا جا سکتا جبکہ یہ انگریزوں کے زمانے کی سڑک ہے۔ thank you very much.

میڈم اسپیکر: شکریہ۔ جی زمرک خان اچکزئی صاحب! آپ اسی حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں؟

انجیسٹر زمرک خان اچکزئی: نہیں point of order پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: نہیں۔ یہ رضا صاحب! انشاء اللہ جب وہ منسٹر آئینے گے، چیف منسٹر صاحب بھی آئینے گے، پھر ہم اس پر جواب دیں گے، thank you۔ جی زمرک خان صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچزی: شکریہ میڈم اپسیکر۔ میں ایک point of order کو سل کا پیک اکاؤنٹس کمیٹی کا اجلاس ہوا تھا اسلام آباد میں۔ اس میں چاروں چیف منسٹرز نے شرکت کی اور گورنمنٹ کے نمائندے بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس پر میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو کچھ مفادات ہوتے ہیں جو مشترک ہوتے ہیں صوبوں کے آپس میں۔ پختونخوا صوبہ ہے بلوچستان ہے سندھ یا پنجاب ہے اس میں ہمارا ایک سب سے بڑا یشو جو کالا باع ڈیم تھا جو بالکل ختم ہو گیا تھا ایک چیز جس سے پنجاب صوبے کو فائدہ پہنچتا ہے ٹھیک ہے ہم یہ مانتے ہیں جس سے زیادہ نقصان پشتو نخوا اور پھر سندھ کو مل رہا ہے اور اس سے ہمارا بلوچستان بھی متاثر ہو رہا ہے جس سے ہمارا نصیر آباد ڈویژن ہے اس میں ڈسٹرکٹ نصیر آباد، ڈسٹرکٹ جعفر آباد جو نہری پانی پر depend کرتے ہیں اور وہ پانی یہاں سے اُن کو ملتا ہے۔ کیونکہ جب کالا باع ڈیم آپ باندھیں گے تو اس کا پانی جب جمع ہو گا تو سندھ کا پانی کم ہو گا اور بلوچستان بھی، ہمیں اُسی سے پانی ملتا ہے دریائے سندھ سے جس سے سندھ کو مل رہا ہے تو وہ ختم ہو گا جہارا بلوچستان بھی متاثر ہو گا۔ اور خیر پختونخوا صوبے کا اس پر اس لئے اسکی مخالفت کی کہ ان کا لیول جو پانی کا لیول اوپر آیا گا تو سیم و ٹھور اور وہ پانی جو جہاں کاشت ہو رہی ہے چاہے وہ چار سدھ ہے مردان ہے نو شہر ہے وہ تباہ ہو جائے گے کیونکہ وہاں کاشت نہیں ہو گی پانی کا لیول اوپر آئے گا اور وہ ختم ہو گا۔ پھر اس کو چھیڑا گیا ہے اس مفادات کو سل میں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اسی وقت سندھ اور پختونخوا صوبے کے چیف منسٹرز گورنمنٹ سے مکمل طور پر اس کی مخالفت کی ہے۔ میں اپنی گورنمنٹ سے یہ کہہ رہا ہوں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ وہ بھی اپنی اس چیز کو سامنے رکھ لے کہ اُن دو صوبوں کے ساتھ تو ویسے ہماری وہ ہے لیکن یہ نہیں کہ ہم پنجاب کی مخالفت کر رہے ہیں۔ کم از کم ہم بلوچستان کو جو ہمارا کچھ ٹھوڑا سا حصہ ہے جو نہری پانی پر جو وہ اپنی کاشت کر رہے ہیں اپنی زمینیں آباد کر رہے ہیں وہاں لوگوں کو روزگار ملا ہے وہ بھی متاثر ہونے لگے۔ تو ہماری یہاں جو گورنمنٹ کے جو ہمارے ٹریڈری پیغام کے پاریمانی لیڈرز ہیں یا ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی یہ پیغام دی دیں کہ کالا باع ڈیم نہیں بن سکتا اور یہ جو دفاتر ہوں ایک ایسا پروزہ ہے جس سے پھر یہ کام نہیں لے سکتا ہے، ایک چلا ہوا کارتوس ہے اس کو دوبارہ کم از کم وفاق کو یہ بتا دے کہ ہم بلوچستان بھی اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اس کو کبھی بننے نہیں دینے گے جب تک ہم رہیں گے۔ شکریہ۔

میڈم اپسیکر: شکریہ۔ جی رحیم زیارتوال صاحب۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ (وزیر تعلیم): point of order پر جو بتائیں رضا صاحب اور زمرک خان کی جانب سے آئی ہیں بروئی روڑ کے حوالے سے جوابات کر رہے ہیں اس پر ہم معلومات کریں گے کہ کیا ہوا ہے کس طریقے سے ہے اور next اجلاس میں آپ لوگوں کو بتا دینے گے اور جہاں تک زمرک صاحب کی بات ہے

کالا باغ ڈیم کے حوالے سے، اس میں تینوں صوبوں نے اس سے پہلے متفقہ قراردادیں پیش کر پکی ہیں۔ اور تینوں صوبوں کی جو قراردادیں آئی ہیں اور پاس ہوئی ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اٹھا رہوں ترمیم کے تحت یہ بحث دوبارہ نہ کی جاسکتی ہے نہ اٹھائی جاسکتی ہے۔ مجھے نہیں پتہ ہے کہ سی سی آئی میں اس کو کس لیے لاایا گیا اور اس میں ہماری خاموشی کی جوبات ہے ہم اس پر نہ خاموش ہیں اور نہ یہ سائبنت جو پاکستان میں سب سے متنازعہ مسئلہ ہے وہ کالا باغ ڈیم کا ہے اور ہم اس کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہماری مخالفت کی وجہ وہ ٹیکنیکل چیزیں ہیں بنیادی طور پر اور اگر کسی کو پانی مل رہا ہے تو کیا ہم بہت بڑی انسانی آبادیوں والے اضلاع، مردان، چارسدہ، نو شہر ان کو پانی میں ڈبو دیں گے اور کسی کو پانی دینے گے، یہ ناممکنات میں سے ہے۔ جس نے بھی کیا ہے میں زمرک صاحب کے point of order پر انہوں نے کہا ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ اس کو کسی بھی حالت میں کسی بھی صورت میں نہ اس کاٹھانا ہے نہ اس پر بحث کی جاسکتی ہے نہ اس پر بحث ہو۔ اور تین اسsemblies کی قراردادوں کے بعد یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دن ہونا چاہیے۔ ڈیمز جہاں بناتے ہیں، ہم نے کہیں پر کسی بھی ڈیم کی مخالفت نہیں کی ہے۔ لیکن ایک یا ایسا متنازعہ مسئلہ جس کو بار بار اٹھایا جاتا ہے جس میں ہم صوبے کی حیثیت سے بھی ہم شیئر ہولڈر ہیں اُس پانی کا ہم اپنا پانی دے رہے ہیں اور باقاعدہ اب اسیں سے ہم پانی لے رہے ہیں۔ پانی دے بھی رہے ہیں اور پانی لے بھی رہے ہیں۔ تو کہنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ یہ متنازعہ مسئلہ وہاں کس طریقے سے آیا ہے اس کی ڈیٹیل معلوم کر لیں گے لیکن ہم اس کی ٹیکنیکلی پاسیل ہی نہیں ہیں اور ایسا کوئی ڈیم جس میں ضلعوں کے ضلعے پانی کے اندر آ جائیں گے۔ آپ سب کو معلوم تھا، جو سیالب آیا یہ ڈیم نہیں تھا۔ اور کیا بتاہی وہاں ہوئی اور جب آگے ڈیم ہو گا پھر اس پانی کو گزارنے کے لئے plea ہماری یہ ہے اس پانی کو گزارنے کے لئے کوئی چارہ، کوئی آسرہ نہیں ہے۔ اور وہ لامحالہ ایسے ڈوب جائیں گے کہ زندگی بھرا آپ اس کو پھر دیکھ بھی نہیں سکیں گے۔ تو اس بنیاد پر ہم اس کے مخالف ہیں اور اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور کسی بھی حالت اور صورت میں اس مسئلے کو دوبارہ سے نہ اٹھایا جائے اور نہ اس پر بحث کی جائے۔ thank you

میڈم اسپیکر: thank you۔ جی سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: شکر یہ میڈم اسپیکر۔ ایک چھوٹی سی گزارش تو یہ ہے کہ پرائم منستر کے جب بھی باہر کے دورے ہوتے ہیں، تو اُنکے ساتھ delegation جاتا ہے، تو میری ایک suggestion تھی، ممکن ہے ساتھی اس پر agree کریں کہ چاروں صوبائی اسمبلیوں سے جب بھی delegation جاتا ہے امریکہ یا کہیں پر بھی، تو کم از کم ایک ممبر صوبائی اسمبلی کا پرائم منستر کے اُس قافلے میں چلا جائے تاکہ ہم بھی وہ جو کنوئیں کے مینڈک بنے ہوئے ہیں، ہم بھی باہر کی دنیا دیکھ لیں اور کیا فیصلے ہوتے ہیں اس ملک کی قسمت کے، کم از کم اس میں

ہمارا شیر آجائے۔

میڈم اسپیکر: بہت اچھی تجویز ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: دوسرا یہ ہے کہ نیشنل ایکشن پلان، پرانے زمانے میں ہماری یہاں ہوتی تھی KPK اور بلوچستان میں NAP، نیشنل انوای پارٹی، اسمیں بلوچ بھی تھے دوسرے بھی۔ اب وہ نیشنل ایکشن پلان ہو گیا۔ اسکی ابھی تک ہمیں میڈم اسپیکر! سمجھ نہیں آئی kindly اگر یہ سارے ساتھیوں کو یہ جو اسکا نیشنل ایکشن پروگرام ہے اُسکی اگر ہمیں ایک کاپی مل جائے۔ کیونکہ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ میں شاید اگلے اجلاس میں کچھ documents آپکی خدمت پیش کروں کہ اب نیشنل ایکشن پروگرام کو اس حد تک misuse کیا جا رہا ہے کہ صفائی والے اور نالیوں کی حد تک بھی وہ نیشنل ایکشن پروگرام کے زمرے میں انکو لے آئے ہیں۔ تجاوزات کو بھی نیشنل ایکشن پروگرام کے زمرے میں لے آئے ہیں۔ تو کم از کم ہمیں پتہ چلے کیونکہ اگر یہ چیزیں بھی نالیوں کی صفائی اور باقی جو بھی تجاوزات وہ اپنے limit سے کر رہے ہیں وہ تو اپنی جگہ پر ایک حقیقت ہے۔ اُسکو ہمارے ساتھی بھی کئی دفعہ اس ایوان میں لاحقے ہیں۔ تو یہ اگر ہمیں kindly آپ دلادیں تاکہ ہم 29 کے اجلاس میں یا اس سے اگلے اجلاس میں proof with documents اس فلور پر دینا چاہتا ہوں کہ کونسے ادارے اپنے اختیارات سے کس حد تک تجاوز کر رہے ہیں۔ کہ ابھی جو سوپریز ہیں اُنکی حاضری بھی لگانا اور نالیاں صاف کرنا اگر نیشنل ایکشن پروگرام کا کوئی اُسمیں بیس پاؤ نہیں ہیں۔ اُسمیں اگر کوئی پاؤ نہیں ہے تو کم از کم پھر یہ منسٹر لوکل گورنمنٹ بیٹھے ہوئے ہیں، پھر انکی بھی ضرورت نہیں ہے میرے خیال جو اتنے اربوں روپے ایکشن پر یابدیاتی ایکشن پر اخراجات آئے ہیں وہ تو نالی میں بہہ گئے۔ پھر وہ جو جنہوں نے نالیاں صاف کرنی ہیں وہ کرتے رہیں اور یہ ادارے بھی توڑ دیئے جائیں۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ نیشنل ایکشن پروگرام کی اگر کاپی آپ kindly ہمیں دلائیں۔ اور یہ آپکے good office سے ایک letter چلا جائے پر ائم فنڈریٹریٹ کو، تو ہمیں بھی on board لے لیں۔

میڈم اسپیکر: جی۔ Thank you I have noted this.

سردار عبدالرحمن کھیڑان: اس کے ساتھ ساتھ ایک چھوٹا سا point رہ گیا پچھلے دونوں سبی سائینڈ پر ایک آپریشن ہوا جس میں ایک ڈسٹرکٹ دارا گیا۔ ہم ہمیشہ کہتے ہیں کہ یہ ڈسٹرکٹر ہیں کچھ لوگ ان کو ناراض ساتھی کہتے ہیں پتہ نہیں یہ کیسے ناراض ساتھی ہیں کہ ہمیں مار رہے ہیں اور ہم کہتے ہیں ناراض ساتھی ہیں۔ تو میں اپنی سیکورٹی ایجنسیز کو خراج تھیں پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ اس نیک کام میں اس مشن میں جو ہمارے لوگ شہید ہوئے ہیں جو سیکورٹی ایجنسیز کے لوگ شہید ہوئے ہیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ مولوی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کے

لئے دعا کر ادیں، ہم اتنا ہی شیرکر سکتے ہیں جی۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

میڈم اسپیکر: بگھی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

میر سرفراز احمد گنجی (وزیر دا غلم و قبائلی امور و جمل خانہ جات): جی میڈم اسپیکر! سردار صاحب نے جس point کی طرف اشارہ کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ نیشنل ایکشن پلان بڑا ہی ایک امپارٹمنٹ چیز ہے اور ہماری تمام جتنی پلیٹ فل جماعتیں ہیں پاکستان میں اور ہماری ملٹری اور جو لیڈر شپ ہے تمام لوگوں نے اکھے بیٹھ کے اُس نیشنل ایکشن پلان کے بیس points بنائے ہیں۔ اور اس کا مقصد اس ملک سے ڈھنگر دی، اس ملک سے انتہا پسندی کا خاتمہ اور اس طرح کی چیزیں اس کے twenty points ہیں جس میں nineteen ہم سے کنسنٹر کرتے ہیں ایک پنجاب کا ہے بالکل میں اس کی copies تمام ممبرز کو distribute کر دوں گا میرا آفس next اجلاس سے پہلے انشاء اللہ سب کو کر دیگا۔ بالکل نالیوں کی صفائی اس میں شامل نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں ان ڈاؤنمنٹس کی تو ہیں ہے اگر کوئی اس بات پر اس کو raise کر رہا ہے کہ نالیوں کی صفائی جو نیشنل ایکشن پلان کے تحت میں کر رہا ہوں all not at all۔ آئین آف پاکستان میں اور lead role اپارٹمنٹ کا ہے۔ اپارٹمنٹ نے ڈیساینڈ کرنا ہے کہ کس ادارے نے اب کس حدود میں رہ کر کام کرنا ہے۔ اگر کوئی ادارہ پاکستان کا اپنی حدود سے تجاوز کرتا ہے یا اپارٹمنٹ اس کو نکٹم کرتی ہے اور ہر ایک کو اپنا اپنا اختیار ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سسٹم پر کوئی احسان نہیں ہو گا یہ بلوچستان کی ہم خدمت نہیں کر رہے ہیں یہ ہم پاکستان کی خدمت نہیں کر رہے ہیں اگر ہم اپنے اختیارات سے تجاوز کر جائیں گے۔ یہ تو پھر ایسے ہو گا میڈم اسپیکر! کہ میں اپنا کام نہیں کروں گا کسی اور کا کروں گا کوئی اور میرا کام کریگا تو یہ citizen کا ٹرست ہے وہ defecit کی طرف جائیگا نہ کہ اسٹیٹ کی طرف trust building کی طرف جائیگا۔ تو This is very alarming. میں سمجھتا ہوں کہ سردار صاحب اگلے اجلاس میں مزید اس کی وضاحت کریں تاکہ اس پر کھل کے بحث ہو۔ یہ میں آپ کو گورنمنٹ کی طرف سے assure کر رہا ہوں کہ کسی قسم کا بالکل کسی ادارے کو یہ اختیار نہیں دیا جائیگا کہ وہ اپنے کام سے تجاوز کر جائے اپنا کام چھوڑ کے دوسروں کے کاموں میں مداخلت کرے۔ باوجود اس کے کہ اسٹیٹ کا کوئی institution اپنا کام نہیں بھی کر رہا ہے۔ وہ اپنا کام ٹھیک طریقے سے نہیں بھی کر پا رہا ہے تو اس میں بہت سارے لیکن ابھی موجود ہیں۔ تب بھی اس کا کام ہے کہ اس کو improve کیا جائے اسٹیٹ کا کام ہے کہ اس اسٹیٹیوٹ کو ضرور improve کرے۔ نہیں ہو سکتا کہ اور اسٹیٹیوٹ آئے وہ کسی اور کا کام سنبھالے، اس کی اجازت موجودہ حکومت خوشی سے نہیں دیگی کوئی زبردستی لے تو علیحدہ بات ہے، شکریہ میڈم اسپیکر۔

میڈیم اسپیکر: جی شاہدہ روف صاحبہ۔ thank you

محترمہ شاہدہ روف: میڈیم اسپیکر صاحبہ! میں نے یہاں point out کیا ہے اس کا بھی اگر حکومتی پیغام سے کوئی دے دےتا کہ میری تسلی تو ہو کہ میری انفارمیشن ٹھیک ہے یا جو عجیب و غریب سی ایک پیغام ہمارے ذہنوں میں ہے اس کو please لکیسر کر دیا جائے۔

میڈیم اسپیکر: بگٹی صاحب! آپ جواب دینے؟

وزیر داخلہ و قائمی امور و جیل خانہ جات: میڈیم اسپیکر! یقیناً ایک detail جواب دوں گا، short جواب یہ دے دیتا ہوں میڈیم کے لیے۔ کہ دیکھیں جب آپ گورنمنٹ چلا رہے ہوتے ہیں۔

For last two and half years or three years we are in government. And for last years.

میں سمجھتا ہوں کہ،

I myself and my colleagues are handling the media and the handling of media is always very difficult especially.

جب یہ والا فوم آیا ہے یہ cameras والے تو اس پر اگر ترجمان سے کوئی mistake ہو بھی جاتی ہے یا مجھ سے بھول ہو جاتی ہے یا اس سے پہلے بہت ساری ہوئی ہو گئی تو اس کو اتنا controversial نہیں بنانا چاہئے۔ مزید اس کی یہ ہے کہ میں اس کی details لے کر کیونکہ Because I was not here. جو آپ کی Ex-Pakistan leave پر تھا جب یہ واقعہ ہوا ہے تو میں اس کی details لے کر next sitting میں ضرور میڈیم کو شیئر کروں گا کہ What actually happened اگر وہ بازیاب ہوا ہے اسٹیٹ نے گورنمنٹ کے اداروں نے بازیاب کیا ہے تو پھر بالکل اسکا credit ملنا چاہیے۔ اور اگر کسی نے اس کو خود چھوڑا ہے تاوان کے ساتھ ہوا ہے تو اسکو بھی بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے نواب ظاہر کا سی صاحب ہماری حکومت میں اغوا نہیں ہوئے تھے؟ ہماری حکومت میں ہی تاوان pay کر کے یا اپنا کوئی ذریعہ کر کے واپس آ گیا تو ہم نے اسکا کوئی credit نہیں لیا تھا نہ ہمیں شوق ہے خو اخواہ credit لینے کا۔ وہ اپنے ذریعے سے آئے تھے اور میں سمجھتا ہوں ناکامی ضرور تھی ہماری کہ This was our prime responsibility کہ میرے صوبے کا ایک سیزین اگر اغوا ہوتا ہے تو میری ذمہ داری ہے اس کو برآمد کرنا۔ اور میں نہیں کر سکا یہ میری کمزوری میری کوتاہی ہے۔

I am ashamed for that and I am ashamed in front of that gentleman.

جس کو یہاں سے انگوکھا گیا۔ In تو یہ تو کبھی کبھار ہوتا رہتا ہے میڈم اسپیکر۔ لیکن کیونکہ یہ specific سلمان تاشیر صاحب کے بیٹے کا، اس کی مجھے information لے لینے دیں کہ اس وقت ترجمان نے کیا بیان دیا اور آئی جی صاحب نے کیا دیا یا تو میں اس کے ساتھ ضرور شیئر کروں گا اگر آپ کہیں گی فلور پر شیئر کرنا ہے تو کروں گا میڈم کے لیڈیز چیمپر میں جا کرنا ہے یادہ تشریف لا کیں تو ان کے پاس ان کے ساتھ جیسے آپ فرمائیں گی ویسے ہی ہوں گے۔

میڈم اسپیکر: آپ نے بہت مناسب جواب دے دیا ہے۔ سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔ جی محترمہ شاہدہ صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ رووف: اسپیکر صاحبہ۔ بالکل میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ وہ ہماری عموماً اسٹیٹ جو ہے وہ اتنی courage رکھتی ہے کہ وہ جوبات ہے وہ properly لا لایگی۔ لیکن یہاں جوبات ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ میں ابھی تک اس سے aware نہیں ہوں کیونکہ وہ leave پر تھے۔ تو kindly اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ اسکی انکوائری کے بعد یا اس کی detail لینے کے بعد وہ اس ہاؤس کو اعتماد میں لیں گے۔ کیونکہ دیکھیں ایسے بیانات دینے سے آپ اپنے اداروں کو خود degrade کروار ہے ہیں۔

میڈم اسپیکر: شاہدہ صاحبہ! point of order پر انکوائری نہیں intiate کی جاسکتی ہے۔

محترمہ شاہدہ رووف: اگر وہ ثائم سے پہلے دیا گیا ہے بیان تو کیوں دیا گیا حکومت کی طرف سے اور آپ نے اپنے اداروں کی تذلیل خود کیوں کرائی ہے۔

میڈم اسپیکر: گورنمنٹ نے بہت مناسب جواب دے دیا میں next وہ آپ کو بتا دیں گے مزید تفصیل کے ساتھ بھی دیدیں گے point of order پر انکوائری نہیں ہو سکتیں۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

میڈم اسپیکر: چیئرمین مجلس قائدہ برائے داخلہ اور قبائلی امور و جیل خانہ جات صوبائی ڈیزاٹرمنٹ اتحاری بلوچستان تحفظ گواہان کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مصدرہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2015ء) کی بابت رپورٹ پیش کریں۔

جناب سید آغا لیاقت علی: شکریہ میڈم اسپیکر۔ میں چیئرمین مجلس قائدہ برائے داخلہ اور قبائلی امور و جیل خانہ جات و صوبائی ڈیزاٹرمنٹ اتحاری بلوچستان تحفظ گواہان کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مصدرہ قانون نمبر 25 مصدرہ قانون نمبر 25

مصدرہ 2015ء) کی بابت کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔ وزیر داخلہ اور قبائلی امور مجلس تحفظ گواہان کا مسودہ قانون 2015ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2015ء) کے متعلق تحریک پیش کریں۔

میر سرفراز احمد گھٹی (وزیر داخلہ و قبائلی امور و جمل خانہ جات): شکریہ میڈم اسپیکر۔ میں وزیر داخلہ اور قبائلی امور تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان تحفظ گواہان کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2015ء) کو کمیٹی سفارشات کے ساتھ فی الفور زیر غور لایا جائے۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان تحفظ گواہان کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2015ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے ساتھ بوجب فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔

بلوچستان تحفظ گواہان کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2015ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بوجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ وزیر داخلہ قبائلی امور بلوچستان تحفظ گواہان کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2015ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

میر سرفراز احمد گھٹی (وزیر داخلہ و قبائلی امور و جمل خانہ جات): شکریہ میڈم اسپیکر۔ میں وزیر داخلہ اور قبائلی امور تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان تحفظ گواہان کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2015ء) کو کمیٹی سفارشات کے ساتھ منظور کیا جائے۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان تحفظ گواہان کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2015ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان تحفظ گواہان کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2015ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان تحفظ گواہان کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2015ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جاتا ہے۔ اب وزیر خزانہ قومی مالیاتی کمیٹی کی دوسری ششماہی مانیٹر نگ رپورٹ جنوری تا جون 2015ء ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

سردار رضا محمد بڑیج (مشیر وزیر اعلیٰ برائے مکمل اطلاعات و قانون و پارلیمانی امور پارلیمانی): میں مشیر اطلاعات و پارلیمانی امور، قومی مالیاتی کمیٹی کی دوسری ششماہی مانیٹر نگ کی رپورٹ جنوری تا جون 2015ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: قومی مالیاتی کمیٹی کی دوسری ششماہی مانیٹر نگ رپورٹ جنوری تا جون 2015ء ایوان کی میز پر رکھ

دی گئی ہے۔ جی بلوچی صاحب۔

وزیر داخلہ و قبائلی امور و جیل خانہ جات:

I praise the Honorable Chairman of the Committee for my deportment. میں انکو praise کرنا چاہتا ہوں ان کی efforts کو۔

کہ جس طرح انہوں نے اس بل کو پڑھا ہے۔ اور اس میں جو خامیاں تھیں اس کی نشاندہی کی۔ اور جس طرح اس

کارروائی کو conduct کیا ہے تو میں Floor of the House پر انکو praise کرتا ہوں اور میں ان

کا شکر یہ ادا کرتا ہوں وہ ہم کو بھی ساتھ لے کر چل رہے ہیں۔ تو میڈم اسپیکر! میں ان

کو praise کرنا چاہتا تھا Thank you so much

میڈم اسپیکر: ہم بھی آپ کو appreciate کرتے ہیں آپ کا ڈیپارٹمنٹ بڑی تیزی

سے۔ اور آغا لیاقت صاحب اس کمیٹی کو بہت اچھے انداز میں لارہے ہیں۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل

مورخہ 29 مارچ بوقت سہ پہر 00:30 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 7 بجے 5 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

